بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوٹ ۴۳۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل
روزنامہ — ربوہ — بروز جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۶ رجمادی الثانی ۱۳۹۹ھ ٭ ۳ ہجرت ۱۳۵۸ہش ٭ ۳ مئی ۱۹۷۹ء | نمبر ۹۸

اخبار احمدیہ

ربوہ — ۳ مئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت بہتر ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

مالی سال رواں میں توسیع

۱۰ مئی تک

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال رواں میں ۱۰ مئی/ہجرت تک توسیع فرما دی ہے۔ امراء کرام و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ ازراہ کرم وصولی کے لئے کوشش جاری رکھیں۔ ۱۰ مئی/ہجرت کو ۱۰ بجے صبح تک صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات کی جملہ رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں داخل ہو جانی چاہئیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ملاقات
تا اطلاع ثانی بند رہے گی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۳ مئی/ہجرت کے بعد تا اطلاع ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات بند رہے گی۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

بحر حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

آنحضرتؐ کے عدیم النظیر کارناموں پر غور کر کے انسان وجد میں آکر اللّٰھم صل علیٰ محمد کہہ اٹھتا ہے

یہ خاص آپ ہی کی شان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر درود بھیجنے کی تاکید فرمائی کسی دوسرے نبی کے لئے یہ نہیں فرمایا

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ (الاحزاب آیت ۵۷)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ یقیناً اس نبی (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) پر اپنی رحمت نازل کر رہا ہے اور اس کے فرشتے بھی (یقیناً اس کے لئے دعائیں) کر رہے ہیں۔ پس اے مومنو! تم بھی اس نبی پر درود بھیجتے اور اس کے لئے دعائیں کرتے رہا کرو اور (خوب جوش و خروش سے) اس کے لئے سلامتی مانگتے رہا کرو۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَقِیْتُ جِبْرِیْلَ فَبَشَّرَنِیْ وَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلَّیْتُ عَلَیْہِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْکَ سَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَسَجَدْتُّ لِلّٰہِ شُکْرًا (احادیث قدسیہ صفحہ ۱۲)

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جبرئیل سے ملا پس جبرئیل نے مجھے خوشخبری دی اور کہا تیرا رب فرماتا ہے کہ جو شخص تجھ پر درود بھیجے تو میں اس پر رحمت بھیجتا ہوں اور جو تجھ پر سلام بھیجے تو میں اس پر سلام بھیجتا ہوں۔ پس (اس خوشخبری پر) میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر ادا کیا۔ (یہ حدیث حاکم اور احمد نے روایت کی جیسا کہ حصن حصین میں مرقوم ہے)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"نبی کریمؐ کی فضیلت کل انبیاء پر میرے ایمان کا جزو اعظم ہے اور میرے رگ و ریشہ میں رچی ہوئی بات ہے۔ یہ میرے اختیار میں نہیں کہ اس کو نکال دوں۔ بدنصیب اور آنکھ نہ رکھنے والا مخالف جو چاہے سو کہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کیا ہے کہ جو نہ الگ الگ اور نہ مل مل کر کسی سے ہو سکتا تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات پیش آمدہ کی اگر معرفت ہو اور اس بات پر پوری اطلاع ملے کہ اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپؐ نے آکر کیا کیا تو انسان وجد میں آکر اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ اٹھتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ فرضی اور خیالی بات نہیں ہے۔ قرآن شریف اور دنیا کی تاریخ اس امر کی پوری شہادت دیتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا۔ ورنہ وہ کیا بات تھی جو آپؐ کے لئے مخصوصاً فرمایا گیا اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ کسی دوسرے نبی کے لئے یہ صدا نہیں آئی۔ پوری کامیابی پوری تعریف کے ساتھ یہی ایک انسان دنیا میں آیا جو محمد کہلایا، صلی اللہ علیہ وسلم۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۷۴/۱۷۵)

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی

روزنامہ الفضل ربوہ
۶ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ
۳ ہجرت ۱۳۵۸ ہش
۳ مئی ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بار بار دُہرائی جانے والی ایک عجیب تاریخی حقیقت

ہم قبل ازیں حضرت صالح علیہ السلام اور قومِ ثمود کے تعلق میں اِس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ ہر نبی کی قوم اُس کے دعوئ نبوّت سے قبل اُس کی شرافت و نجابت، اُس کی عقل و دانش، فہم و فراست اور اس کے نہایت درجہ پسندیدہ اخلاق و عادات کی وجہ سے اس کی از حد مدّاح اور ثناء خواں ہوتی ہے اور سمجھتی یہ ہے کہ وہ قوم کا بیڑا پار لگائے گا لیکن جونہی وہ خدائی حکم کے ماتحت مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے سب یا ان میں سے اکثر لوگ مخالفت پر آمادہ ہو کر اس میں ہزاروں کیڑے ڈالنے اور عیب نکالنے لگتے ہیں۔ وہ بھول جاتے ہیں کہ یہ شخص ہمارے درمیان ہی پل بڑھ کر جوان ہوا ہے اور ہم نے اسے ہر لحاظ سے پاک اور بے عیب پایا ہے۔ ان کا یہ طرزِ عمل خود انہیں ظالم اور گم کردہ راہ ثابت کر رہا ہوتا ہے۔ آج اِس تعلق میں ہم نبیوں کے سردار خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھ آپؐ کی قوم کے انتہائی ناروا سلوک کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔

چنانچہ دعوئ نبوّت سے قبل اہلِ مکّہ کے درمیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت و دیانت، آپؐ کی راست گفتاری، معاملہ فہمی اور عدالت گستری ضرب المثل کا درجہ رکھتی تھی۔ بلا استثناء سب کی ہی نگاہ میں آپؐ سب سے زیادہ پسندیدہ، صادق القول اور امین تھے۔ مختلف قبائل اور نامی گرامی خاندان اپنے باہمی تنازعات کا فیصلہ آپؐ سے کراتے تھے اور آپؐ کے مشورہ اور فیصلہ کو بلا چون و چرا تسلیم کر لیتے تھے۔ لیکن خدائی حکم کے ماتحت جونہی آپؐ نے نبوّت کا دعویٰ کیا اور لوگوں کو شرک سے باز آ کر خدائے واحد کی عبادت کی طرف بلایا تو گنتی کے چند لوگوں کے سوا تمام لوگ آپؐ کی مخالفت پر اُٹھ کھڑے ہوئے اور مخالفت کے جوش میں انہوں نے آپؐ کے بے نظیر اخلاقِ فاضلہ اور اوصافِ حمیدہ کو یکسر بھلا دیا اور آپؐ ان کی نگاہ میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ انسان بن گئے حتیٰ کہ آپؐ کا وجودِ باجود ان کے لئے اِس حد تک ناقابلِ برداشت ہو گیا کہ انہوں نے آپؐ کو قتل کرنے کا فیصلہ کیا اور آپؐ کو قتل کرنے والے کے لئے ایک بہت بڑا انعام بھی مقرر کر ڈالا۔ وہ مقدّس و مطہّر وجود جس نے کبھی کسی انسان کے خلاف بھی جھوٹ نہیں بولا تھا اُس پر انہوں نے یہ الزام عائد کر ڈالا کہ (نعوذ باللہ) یہ خدا پر افتراء کر رہا ہے کہ اُس نے اسے ان کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا ہے۔ اُن کی عقل میں یہ موٹی بات بھی نہیں آتی تھی کہ جس نے کبھی کسی انسان کے متعلق کوئی جھوٹی بات نہیں کہی وہ خدا پر افتراء کیسے باندھ سکتا ہے۔

اُن کی عقلوں کو جھنجھوڑنے اور انہیں ہوش دلانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدائی حکم کے ماتحت انہیں مخاطب کر کے فرمایا:-

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝

(یونس آیت ۱۷)

ترجمہ: اِس سے پہلے میں ایک عرصۂ دراز تم میں گزار چکا ہوں (یعنی تمہیں خوب پتہ ہے کہ میں کس پایہ اور مرتبہ کا انسان ہوں) کیا پھر بھی تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

لیکن اِس واقعاتی دلیل کا بھی (جس کے وہ خود عینی شاہد تھے) ان پر کوئی اثر نہیں ہوا اور ماضی کو جان بُوجھ کر فراموش کرتے ہوئے اُنہوں نے آپؐ کی ہر بات کا مذاق اُڑانا اپنا اصول بنا لیا اور کہنا شروع کر دیا کہ اگر اللہ نے کسی کو رسول بنانا ہی تھا تو کیا وہ ایسے ہی شخص کو رسول بنا کر بھیجتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی اِس انتہائی ظالمانہ روش کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

وَإِذَا رَأَوْكَ إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا ۖ أَهٰذَا الَّذِي بَعَثَ اللّٰهُ رَسُولًا ۝

(الفرقان آیت ۴۲)

ترجمہ:- اور (اے رسول!) جب وہ تجھے دیکھتے ہیں تو تجھے صرف ایک ہنسی ٹھٹھے کی چیز سمجھتے ہیں (اور کہتے ہیں) کیا اللہ نے اس شخص کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟

اِسی پر بس نہیں ان ظالموں نے تو اِس ضمن میں اور بھی بہت کچھ کہا۔ وہ مقدس و مطہّر وجود جو پہلے خود ان کی اپنی نگاہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ، صادق القول اور امین تھا انہیں سب سے زیادہ ناپسندیدہ نظر آنے لگا اور انہوں نے خدا پر بھی اعتراض کرنا شروع کر دیا اور وہ یہ کہ اگر اُس نے کسی کو رسول بنانا ہی تھا تو مکّہ اور طائف کے بڑے بڑے سرداروں میں سے کسی کو کیوں نہ بنایا اور کیوں ان میں سے کسی پر اپنا کلام نازل نہ کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس روش کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

وَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا هٰذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهٖ كَافِرُونَ ۝ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ۝

(الزخرف آیات ۳۱، ۳۲)

ترجمہ:- اور جب ان کے پاس حق آ گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو محض دلفریب باتیں ہیں اور ہم اس کے منکر ہیں اور یہ بھی اعتراض کیا کہ قرآن دونوں بڑے بڑے شہروں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہیں ہوا۔

ظاہر ہے کفّارِ مکّہ کا یہ طرزِ عمل انتہائی ظلم پر مبنی تھا۔ حقیقت کو جانتے بوجھتے ہوئے بھی انہوں نے نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی جھٹلایا بلکہ خود اللہ تعالیٰ پر بھی اعتراض کرنے سے وہ باز نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہتا تو اس ظلم کی پاداش میں عاد اور ثمود کی طرح (عذاب بھیج کر) صفحۂ ہستی سے ان کا نام و نشان مٹا دیتا لیکن اُس نے ایسا نہیں کیا تاہم بے سزا بھی نہیں چھوڑا جہاں ان مٹھی بھر لوگوں کے ہاتھوں سے جنہیں وہ حقیر و ذلیل سمجھتے تھے جنگِ بدر میں ان کے بڑے بڑے سردار اور سرغنے مارے گئے وہاں اللہ تعالیٰ نے بالآخر پوری کی پوری قوم کو فتح مکّہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رحم و کرم پر لا ڈالا اور آپؐ نے سب کو معاف کر کے عفو و درگزر کا ایسا عدیم النظیر نمونہ قائم فرمایا کہ آج بھی مخالفینِ اسلام اُس پر حیران اور ششدر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ آپؐ کے اِس خلقِ کریمانہ سے متاثر ہو کر وہ سب لوگ جنہوں نے آپؐ کے ساتھ اپنی دشمنی کو انتہا تک پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی تھی آپؐ پر یکدم ایمان لے آئے اور ایسا انقلابِ عظیم رونما ہوا کہ پہلے جس عظیم انسان کو حقیر اور ذلیل سمجھ کر وہ اُس کا مذاق اُڑایا کرتے تھے اب اس کی غلامی پر وہ فخر کرنے لگے۔ الغرض صدیوں کے بگڑے ہوئے پل بھر میں سُدھر گئے۔

جب بھی کوئی مامور مبعوث ہوا تو وہی لوگ جو اُس کے اخلاقِ فاضلہ اور اوصافِ حمیدہ سے متاثر ہو کر پہلے اسے سر آنکھوں پر بٹھاتے تھے یکدم اُس کے مخالف ہو گئے اور ہر عیب انہوں نے اُس کی طرف منسوب کرنا شروع کر دیا۔ ان کا یہ صریح ظلم بالآخر رنگ لاتا رہا یا تو خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے عذاب کا مورد بنا کر صفحۂ ہستی سے نابود کر دیا یا پھر انہیں مطیع و منقاد بنا کر انہیں اپنے اُسی مامور من اللہ کے قدموں میں لا ڈالا جسے وہ حقیر و ذلیل سمجھتے اور جس کا مذاق اُڑایا کرتے تھے۔

یہ بار بار دہرائی جانے والی ایک عجیب تاریخی حقیقت ہے کہ کسی زمانہ میں بھی مامور من اللہ کے مخالفین نے اپنے سے پہلے زمانہ کے مامور من اللہ کے مخالفین کی روش اور انجام سے سبق حاصل نہیں کیا۔ وہ یکے بعد دیگرے اپنے سے پیش رو مخالفین کی ڈگر پر ہی چلتے اور انہی جیسے انجام سے دوچار ہوتے چلے گئے۔

درخواستِ دعا:- مکرم مولوی عبد الغفور صاحب راولپنڈی سے مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے صاحبزادے مکرم فضل الرحمٰن صاحب انجنیئر کا راولپنڈی میں پتّے کا اپریشن ۱۵ اپریل ۱۹۷۹ء کو فوجی فاؤنڈیشن ہسپتال میں ہوا ہے۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل شفا یابی سے نوازے اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیوی سے حُسنِ معاشرت

مکرم چوہدری رشید الدین صاحب شاہد مربی سلسلہ

میاں بیوی کا تعلق ایک باہمی معاہدہ یعنی نکاح سے قائم ہوتا ہے۔ وہ دونوں خدا تعالیٰ کے نام پر ایک دوسرے کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہونے کا اقرار باندھتے ہیں۔

رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کے بعد عورت کے آرام و سکون کا دارومدار اکثر و بیشتر خاوند کے طرزِ عمل پر ہوتا ہے۔ اس کے حسن سلوک اور دلداری کے سبب بیوی کو جنت کا سا پُرسکون گھر مل جاتا ہے۔ اور اسی کی بے رخی اور کج روی کی وجہ سے عورت کی زندگی مصائب و آلام کا مرقع نظر آنے لگتی ہے۔ اسی لئے اسلام نے مردوں کو تاکید کی ہے۔ کہ وہ بیویوں سے نہایت اچھا سلوک کریں۔ ان کی زندگی کو خوشگوار بنانے میں کوشاں رہیں۔ اور صرف اپنے حقوق ہی ان سے پورے نہ کروائیں۔ بلکہ ان کے حقوق کا بھی خیال رکھیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ
(بقرہ ۲۲۹)

یعنی جس طرح عورتوں پر کچھ فرائض اور ذمہ داریاں ہیں۔ ویسے ہی دستور کے مطابق انہیں بھی کچھ حقوق حاصل ہیں۔ ان حقوق کی ادائیگی مردوں کے لئے بھی ضروری ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اصولِ عمل یہ بیان فرمایا ہے کہ مردوں اور عورتوں کے حقوق بحیثیت انسان ہونے کے برابر ہیں۔ جس طرح عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ مردوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔ اسی طرح مردوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ عورتوں کے حقوق ادا کریں۔ اور اس سے پہلو تہی اختیار نہ کریں۔

پھر خدا تعالیٰ مردوں کو حکم دیتا ہے

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ
(نساء ۲۰)

کہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی زندگی گزارو۔

ان مختصر الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے ان تمام باتوں کی طرف اشارہ فرمادیا ہے۔ جو ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنانے کے لئے ضروری ہیں۔ اور مردوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ بیویوں سے ایسی معاشرت رکھیں جو نیک اور عام دستور کے مطابق پسندیدہ ہو۔

حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو عورتوں سے حسن سلوک کا بہت زیادہ خیال تھا۔ اور حضور نے مسلمانوں کو باربار توجہ دلائی۔ کہ وہ اپنی بیویوں سے نرمی اور احسان کا سلوک روا رکھیں۔ سختی اور درشتی سے پیش نہ آئیں۔ اور ان کی کوتاہیوں اور کمزوریوں پر چشم پوشی سے کام لیں۔ بعض لوگ بیویوں کو اپنی مرضی کے راستہ پر ناک کی سیدھ چلانا چاہتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور عورت کی طبعی کمزوریوں کا خیال رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ بخاری میں حضورؐ کا یہ ارشاد ہے

اِسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا .... اَلْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ اِنْ اَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ۔

کہ عورتوں سے اچھا سلوک کرو۔ عورت پسلی کی طرح ہے اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کروگے۔ تو اسے توڑ ڈالوگے۔ لیکن اگر تم اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہو۔ تو اس کجی کے ہوتے ہوئے بھی تم فائدہ اٹھاسکتے ہو۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت میں نزاکت اور ناز و ادا کا مادہ رکھا ہے۔ اور ایک طبعی کجی اس میں پائی جاتی ہے۔ جس طرح پسلی کا حسن اور کارکردگی اس کے ٹیڑھے پن پر موقوف ہے اسی طرح عورت کا حسن اور حسن کارکردگی اس طبعی کجی کو قائم رکھنے پر منحصر ہے۔ اگر کوئی اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرے گا۔ تو وہ اس کا دل توڑ دے گا اور یوں اس کے فائدہ سے محروم ہو جائے گا۔ پس مردوں کو چاہیئے کہ وہ عورت کی اس فطری کجی اور ٹیڑھے پن کا ہمیشہ خیال رکھیں۔ اور اسے برداشت کریں۔ تاکہ ان کی خانگی زندگی خوشگوار رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں اور فرمایا ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا۔ اور درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے۔ اس کا شکر یہ ہے کہ عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔"

(الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۰ء)

ایک اور حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ
(مسلم کتاب النکاح)

کہ ایک مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بغض نہیں رکھنا چاہیئے۔ اگر اس کی ایک بات اسے ناپسند ہے تو دوسری بات پسندیدہ بھی ہو سکتی ہے یعنی اگر بیوی کی کچھ باتیں ناپسندیدہ ہیں تو کئی اچھی بھی ہوں گی۔ ایک مومن کی نظر ہمیشہ اچھی باتوں پر رہنی چاہیئے۔ ناپسندیدہ باتوں کو اسے نظر انداز کر دینا چاہیئے۔

پھر حضور فرماتے ہیں۔

اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِكُمْ
(ترمذی کتاب النکاح)

یعنی مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں اور خُلق کے اعتبار سے تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنی بیوی سے بہترین سلوک کرتا ہے۔ گویا جتنا کسی کا برتاؤ اپنی بیوی سے اچھا ہو اتنا ہی وہ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوگا۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیویوں سے حسن سلوک کی محض زبانی تاکید ہی نہیں فرمائی بلکہ اس بارہ میں اپنے عمل سے ایک بے نظیر نمونہ بھی لوگوں کی راہ نمائی کے لئے قائم فرمایا۔

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ

تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ سلوک اچھا ہے اور میں تم سب سے زیادہ اپنے اہل کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہوں۔

پس مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اچھے سے حسن سلوک سے پیش آئیں۔ اور ان کی خیر خواہی اور ضروریات کا خیال رکھیں۔ اور اس بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم نمونہ کو اپنے سامنے رکھ کر اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"انسان کی بیوی ایک مسکین اور ضعیف ہے جس کو خدا نے اس کے حوالے کر دیا اور وہ دیکھتا ہے کہ ہر ایک انسان اس سے کیا معاملہ کرتا ہے۔ نرمی برتنی چاہیئے اور ہر ایک وقت دل میں یہ خیال کرنا چاہیئے کہ میری بیوی ایک مہمان عزیز ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے اور وہ دیکھ رہا ہے کہ میں کیونکر شرائط مہمان داری بجالاتا ہوں اور میں ایک خدا کا بندہ ہوں اور یہ بھی ایک خدا کی بندی ہے۔ مجھے اس پر کونسی زیادتی ہے۔ خونخوار انسان نہیں بننا چاہیئے۔ بیویوں پر رحم کرنا چاہیئے۔ اور ان کو دین سکھلانا چاہیئے۔ درحقیقت میرا یہی عقیدہ ہے کہ انسان کے اخلاق کے امتحان کا پہلا موقعہ اس کی بیوی ہے۔ میں جب کبھی اتفاقاً ایک ذرہ درشتی اپنی بیوی سے کروں تو میرا بدن کانپ جاتا ہے۔ کہ ایک شخص کو خدا نے صدہا کوس سے میرے حوالے کیا ہے۔ شاید معصیت ہوگی کہ مجھ سے ایسا ہوا۔ تب میں ان سے کہتا ہوں کہ تم اپنی نماز میں میرے لئے دعا کرو کہ اگر یہ امر خلاف مرضی حق تعالیٰ ہے تو مجھے معاف فرماوے۔ اور میں بہت ڈرتا ہوں کہ ہم کسی ظالمانہ حرکت میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آپ بھی ایسا ہی کریں گے۔ ہمارے سید و مولیٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس قدر اپنی بیویوں سے حلم کرتے تھے۔"

(الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۵ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان احکام پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر

انکشافات جدیدہ کی روشنی میں

از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب ۲۱۵ رستم پارک نواں کوٹ لاہور

توراۃ کا ایک حوالہ

"میری زندگی بخش روح آدمی میں ہمیشہ کے لئے نہیں رہے گی کیونکہ وہ گوشت پوست فانی ہے۔ وہ ایک سو بیس سال تک زندہ رہے گا۔"
(پیدائش ۶/۳ نیو انگلش بائیبل)

یسعیاہ نبی کی پیشگوئی

۷۵۰ قبل مسیح میں حضرت یسعیاہ نبی مبعوث ہوئے۔ آپ نے امت اسرائیل کی طرف مبعوث ہونے والے ایک پیغمبر مظلوم کے مصائب کا نقشہ کھینچا ہے۔ یسعیاہ باب ۵۳ میں یہ پیشگوئی ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام جب مبعوث ہوئے تو آپ نے بتایا کہ یہ پیشگوئی میری ذات میں پوری ہونے والی ہے۔ اس طویل پیشگوئی کے دو فقرے درج ذیل ہیں:

"وہ طویل زندگی سے بہرہ ور ہوگا اور اپنی نسل دیکھے گا
وہ ہر طرح کے دکھ اور تکالیف میں سے گزرے گا۔ اس کے بعد اسے غسل نور دیا جائے گا۔"
(یسعیاہ ۵۳/۱۰-۱۱ نیو انگلش بائیبل)

مکتوب الرسل کا حوالہ

قرون اولیٰ میں ایک صحیفہ یونانی زبان میں لکھا گیا۔ اس کا نام ہے "رسولوں کا مکتوب" یونانی نسخہ ناپید ہے۔ اس کا قبطی اور ایتھوپی ترجمہ محرف صورت میں ملتا ہے۔ لاطینی ترجمے کا صرف ایک ورق محفوظ ہے۔ تغیر و تبدل کے پیچھے جھانک کر دیکھئے بعض باتیں بین السطور میں ملتی ہیں۔ یہ صحیفہ صلیب کے بعد "زندہ مسیح" اور حواریوں میں مکالمے پر مشتمل ہے۔ ایک فقرہ بڑا معنی خیز ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے حواریوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

جب عید خمیس اور عید فطیر
کے درمیان ایک سو (سال)
اور اس کے اوپر بیس گزر جائیں گے
تو میرا باپ آئے گا۔

آخر میں وضاحت ہے کہ باپ آئیگا۔ اور بیٹے کو اپنے ساتھ لے جائے گا۔

حواریوں نے پوچھا۔
کیا آپ ہمیں چھوڑ جائیں گے
اپنی آمد ثانی تک ہم اپنا
استاد کہاں پائیں گے؟
حضرت مسیح علیہ السلام جواب میں تسلی دیتے ہیں کہ مجھے باپ نے بھیجا (وہی تمہارا والی اور نگران ہوگا) میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں

New Testament Apocrypha by E. Hennecke P. 201

توراۃ میں پہلے پھل کی عید کو عید خمیس کہا گیا۔ انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام کے وجود اور ان کی امت کو پہلا پھل کہا گیا ہے عید فطیر فرعونیوں سے رہائی کی عید ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ ایک سو بیس سال حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر بنی اسرائیل کی رہائی تک ممتد ہیں۔ جلاوطن بنی اسرائیل کی بحالی اک دوران مقدر تھی۔

توراۃ میں آدمی کے لئے ایک سو بیس سال عمر پانے کا ذکر ہے۔ ابتدائی نصاریٰ نے اسے ابن آدم کی مدت حیات کے لئے ایک اشارہ سمجھتے تھے۔

باطنی صحائف

مصر کے آثار سے قرون اولیٰ کے باطنی عیسائیوں کی لائبریری کا انکشاف ہوا ہے۔ ایک صحیفہ میں جو کہ مخفی زبان میں ہے۔ ایک اشارہ قابل غور ہے۔

"اس نے اپنے دور حیات
کو گھوم پھر کر مکمل کیا....
ایک سو بیس سال تک تعلیم
دی یہ ایک مکمل عدد ہے نہایت
درجہ عزت و مرتبت والا عدد"۔

The Nag Hammadi Library in English (Brill 1977) Page 287

اس لائبریری کے دوسرے صحیفہ میں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بچپن سے ہی روحانی باتیں شروع کر دی تھیں۔ گویا عہد سے لحد تک کم و بیش ایک سو بیس سال تک آپ نے کلام کیا۔

فرمودۂ رسولؐ

تاریخ عالم کے اس راز کو سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں یہ کہہ کر کھول دیا۔

"جبرائیل نے مجھے یہ بھی
خبر دی کہ عیسےٰ ابن مریم
ایک سو بیس سال زندہ
رہے۔ اور اپنے بارہ
میں میں سمجھتا ہوں کہ ساٹھ
سال کی عمر کے سر پر
جانے والا ہوں۔"
(کنز العمال)

حضرت مسیح علیہ السلام کی عمر شمسی لحاظ سے ایک سو بیس سال ہوئی۔ اس حساب سے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عمر اس سے نصف ہوئی۔ قمری حساب سے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عمر ۶۲/۶۳ سال کی تھی۔ اور شمسی حساب سے ۶۰/۶۱ سال۔ بعض محدثین نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی عمر ۱۲۵ سال بتائی ہے یہ دراصل قمری عمر ہے۔ یہ مسلّم ہے کہ توراۃ میں ایک سو بیس سال شمسی تقویم کی رو سے آدمی کی عمر بتائی گئی۔ قرون اولیٰ کے صحائف میں ایک سو بیس سال عمر اسی حساب سے بتائی گئی۔ لہٰذا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسی عمر کو دہرایا ہے جس کا اشارہ توراۃ اور عیسائی صحائف میں ہے۔ قرآن مجید میں اصحاب کہف کے ٹھہرنے کی عمر شمسی لحاظ سے تین سو سال ہے۔ اس پر نو بڑھا لیجئے قمری ہوگئی۔ (سورۃ کہف)

تاریخ ہند کا حوالہ

بھوشیہ پران میں ہے کہ راجہ شالباہن کے زمانہ میں حضرت مسیح علیہ السلام ہمالہ دیش میں تھے۔ امریکی انسائیکلوپیڈیا میں ہے کہ وہ [illegible] میں جس بادشاہ کو شالباہن کہا گیا۔ وہ دراصل گوتمی پتر استکارنی ہے جو کہ دوسری صدی کے بالکل آغاز میں برسر اقتدار آیا۔ گویا اس ملاقات کے وقت حضرت مسیح علیہ السلام کی عمر سو سال سے اوپر تھی۔ تاریخ ہند کا یہ حوالہ بھی فرمودہ رسولؐ کی تائید ہے۔

یہ ہے اس مقالہ کا خلاصہ جو کہ اس کے بعد قارئین کے ملاحظہ میں آئے گا۔

خوش قسمت لوگ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔
"کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں۔ اور اپنے دلوں کو ہر آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ دشمن جو ان کا قصد کرے۔ کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا ان کی حمایت میں ہے۔"
(کشتی نوح صفحہ ۱۴)

ماہنامہ انصار اللہ کے سالانہ چندہ میں اضافہ

خریداران ماہنامہ "انصار اللہ" کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ ماہنامہ انصار اللہ بوجہ گرانی اخراجات بڑھ جانے کی وجہ سے مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ نے ماہ شہادت/اپریل سے ماہنامہ انصار اللہ کی سالانہ قیمت دس روپے کی بجائے صرف دو روپے کے اضافہ کے ساتھ مبلغ بارہ روپے سالانہ مقرر فرمائی ہے۔ اگرچہ اخراجات کی کفالت کے لئے یہ رقم بھی کافی نہیں۔ تاہم مجلس عاملہ نے فی الحال بارہ روپے سالانہ چندہ ہی منظور فرمایا ہے۔

تمام خریداران ماہنامہ انصار اللہ سے التماس ہے کہ وہ آئندہ بارہ روپے کے حساب سے ماہنامہ انصار اللہ کی ادائیگی فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر انصار اللہ ربوہ)

نائیجیریا کے مشرقی صوبہ میں ایک نئے مشن کا افتتاح

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک نائیجیریا میں ۸ مرکزی مبلغین، ۲۴ لوکل مبلغین فریضۂ تبلیغ سرانجام دے رہے ہیں۔ ۱۴۰ جماعتیں ہیں۔ ۴ ہسپتال ہیں اور ایک سو مساجد ہیں۔ ہفتہ وار اخبار "TRUTH" باقاعدگی سے ہمارے اپنے پریس میں شائع ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ انگریزی زبان اور لوکل زبانوں میں لٹریچر شائع کر کے مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔

قرآن کریم کا یوروبا زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

ہر سال ملک کے مختلف صوبوں میں قرآن کریم کی نمائش کی جاتی ہے۔ نائیجیریا کے دو طالب علم جامعہ احمدیہ ربوہ میں اپنی تعلیم مکمل کر کے امسال واپس گئے ہیں اور ان دونوں کی بطور مبلغ تقرری کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں تین طلباء اس وقت حافظ کلاس جامعہ احمدیہ میں داخل ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(وکالت تبشیر)

نائیجیریا میں تبلیغ:

گزشتہ نصف صدی سے مغربی افریقہ میں احمدیہ جماعت اشاعت اسلام و تبلیغ دین کے لئے کوشاں ہے۔ محض اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے بعض مایوس کن حالات کے باوجود انتہائی مخالف حالات میں یہاں کے باشندوں کو اسلام کی تعلیم سے بہرہ ور کر رہی ہے۔ الحمد للہ!

مغربی افریقہ کے عظیم ملک نائیجیریا میں احمدیہ مشن نے جو خاطر خواہ کامیابی حاصل کی ہے وہ مذہب سے دلچسپی رکھنے والوں پر ظاہر ہو رہا ہے۔

مشرقی علاقہ:

نائیجیریا کا مشرقی صوبہ جس میں چند ریاستیں (STATES) شامل ہیں کچھ سالوں تک خانہ جنگی کا شکار رہا۔

یہاں اکثریت عیسائیوں اور بدھ مذہب لوگوں کی ہے۔ عیسائی مشنری سب سے پہلے اس علاقہ میں داخل ہوئے اور تبلیغ اور مالی امداد کر کے اپنے مذہب کی اشاعت کے بے شمار اڈے قائم کر لئے۔

اس علاقہ کی ایک ریاست (IMO STATE) کے دارالحکومت (OWERRI) میں امسال گذشتہ سے احمدیہ مشن کی طرف سے بھرپور کاوش کے نتیجہ میں توحید کے پرچم کو بلند کرنے اور اسلام کی اشاعت کے لئے بعض ناسازگار حالات کے باوجود ایک خوبصورت مشن ہاؤس، ریڈنگ روم، مشنری آفس و مسجد پر مشتمل تعمیر ہوا ہے۔

افتتاح:

OWERRI مقام پر اس خوبصورت عمارت کے افتتاح کے لئے پچھلے سال دسمبر ۷۸ء سے تیاری شروع کر دی گئی تھی۔ امسال جلسہ سالانہ نائیجیریا کے موقع پر مکرم امیر صاحب مولانا محمد اجمل صاحب شاہد کے مشورہ کے بعد باقاعدہ افتتاح کی تاریخ کی تعیین ہو گئی۔ چنانچہ مورخہ ۱۱ر فروری ۱۹۷۹ء بروز اتوار یہ تقریب سرانجام پائی۔

مشن ہاؤس کی تعمیر و افتتاح کے سلسلہ میں برادرم شکیل احمد صاحب منیر [illegible] میں احمدیہ جماعت OWERRI نے جس خلوص و ہمدردی سے مالی و وقتی اعانت فرمائی ہے۔ نائیجیریا مشن میں اس کا ریکارڈ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی یہ قربانی قبول فرمائے اور ان کی نیک خواہشات کا بہتر ثمرہ عطا فرمائے۔

مکرم امیر صاحب کی آمد:

مشن کے افتتاح کے سلسلہ میں کافی دن پہلے دعوت نامے اور اشتہارات شائع کروا کے معززین شہر کے علاوہ نائیجیریا کے دیگر مشنوں کو بھجوائے گئے۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق مکرم امیر صاحب لیگوس مشن سے دس بارہ ممبران کے ہمراہ بذریعہ کار ایک دن قبل OWERRI تشریف لے آئے۔

مکرم امیر صاحب کی تشریف آوری کے ساتھ ہی مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی چنانچہ یہ سلسلہ دوسرے روز ۵ بجے شام تک جاری رہا۔

۱۱ر فروری ۷۹ء بروز اتوار:

یہ دن OWERRI مشن کی تاریخ میں ایک یادگار دن تھا۔ جبکہ عیسائیت کے اس گڑھ میں جہاں ہر اتوار کو تین خداؤں کی پرستش ہوتی ہے وہاں توحید کا نقارہ بجانے کے سامان بھی اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے ذریعہ سے فرمائے ہیں۔ محض اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اب یہاں ایک خوبصورت مسجد کے علاوہ مشنری کا آفس۔ ریڈنگ روم و لائبریری کے علاوہ دو مبلغین کی رہائش کا بھی علیحدہ انتظام ہے۔

مورخہ ۱۱ر فروری کو مکرم امیر صاحب مولانا محمد اجمل صاحب شاہد نے سادہ مگر مؤثر تقریب افتتاح کے بعد فیتہ کاٹ کر اس نئی عمارت کا افتتاح فرمایا۔

اس تقریب کی مختصراً کارروائی پیش ہے۔

اجلاس ٹھیک ۵ بجے شام تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا جو کہ برادرم مکرم مفتی احمد صادق صاحب مبلغ نائیجیریا نے کی۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس اجلاس کی صدارت کے فرائض یہاں کی سپریم کورٹ کے جج کے وکیل مسٹر ڈی۔ سی۔ او (NJEMANZE) نے سرانجام دیئے۔

جناب صدر مجلس مسٹر NJEMANZE جماعت کی کوششوں و کامیابیوں سے بہت متاثر تھے۔

تلاوت قرآن پاک کے بعد الفا عثمان شافی لوکل مبلغ OWERRI نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ کے چند اشعار در مدح حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر سنائے۔

نظم کے بعد خاکسار عزیز الرحمن خالد نے تقریباً ۵۵ منٹ تک احمدیت کی تاریخ کا ذکر انگریزی میں لیکچر دیا اور بتایا کہ احمدیہ مشن نے تبلیغ اسلام کا جو عالمگیر منصوبہ بنایا ہے وہ بہت جلد دنیا کی نگاہ دیکھ لے گی۔

اس لیکچر میں جماعت کے مرکز ربوہ، نظام خلافت، نظام تبلیغ اور اشاعت لٹریچر۔ مساجد کی تعمیر۔ تراجم قرآن پاک مختلف زبانوں میں لٹریچر کی تیاری، ہسپتال اور سکولز کے قیام کا مختصراً خاکہ پیش کیا گیا تھا۔

ابھی میں نے تقریر ختم کی تھی کہ نعرہ ہائے تکبیر کی گونج میں ریڈیو اسٹیشن کے ڈائریکٹر نے تقریر کے کاغذ میرے ہاتھ سے لے لئے کہ وہ ریڈیو پر اس کی اشاعت کریں گے۔ چنانچہ اگلے روز کئی بار خبروں کے علاوہ جہاں مشن کے افتتاح کی خبر آئی تھی وہاں مختصراً جماعت کے اس عظیم الشان اشاعت اسلام کے منصوبہ کی بھی اطلاع سننے میں آئی۔

اس استقبالیہ ایڈریس کے بعد مسلم گرلز آرگنائزیشن کی طرف سے ایک نظم کا پروگرام پیش کیا گیا۔ جس کے بعد مکرم امیر صاحب مولانا محمد اجمل صاحب شاہد نے اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔

آپ نے اسلامی تعلیم پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اس زمانہ میں جبکہ دنیا کی نگاہ مادیت کی طرف اٹھی ہوئی ہے خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ دین اسلام کی اشاعت میں مصروف ہے۔

آپ نے اپنے مختصر مگر جامع خطاب میں بعض غیر اسلامی۔ اسلام سے اجتناب کی اپیل کی اور فرمایا کہ اصل اسلام وہی ہے جو نبی پاک محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی تعلیم پر مبنی ہے اور اس بات کا اعلان آج صرف جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے۔

آپ نے اس امر کا بھی اعلان فرمایا کہ مقامی زبان میں بھی اسلام پر کتب شائع کی جائیں گی۔

اس موقع پر بعض دیگر معززین نے بھی جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا۔

چیف مسٹر ڈی سی NJEMANZE نے تقریب کے اختتام پر جماعت احمدیہ کی سابقہ کوششوں کا تذکرہ کرتے ہوئے مشن کو اس افتتاح کی مبارکباد پیش کی اور کہا کہ اس علاقہ میں بھی امید ہے کہ احمدیہ مشن اسکول یا

تحریک وقف عارضی میں شمولیت کی دعوت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف عارضی کی نہایت بابرکت تحریک جاری فرمائی ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ احباب کو اس میں بکثرت اور بار بار شامل ہو کر قرآن مجید کی تعلیم اور جماعت کی تربیت میں حصہ لینا چاہیئے

ظاہر ہے کہ وقف عارضی میں حصہ لینے والے بھائیوں اور بہنوں نے ایک نہایت قیمتی موقعہ حاصل کیا ہے۔ ثواب بھی کمایا ہے اور روحانی کیف بھی اور حضرت امام ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل کا اجر مزید برآں ہے۔ جو دوست ابھی تک اس بابرکت تحریک میں شامل نہیں ہوئے ان سے سوال ہے کہ آیا وہ معذور ہیں یا محض عدم توجہی کا باعث ہے؟ کیا وقت نہیں آیا کہ ہر قسم کی غفلت دور کر کے آپ میں سے ہر ایک بھائی اور بہن وقف عارضی میں شامل ہو جائے؟

وقف عارضی میں دو ہفتے سے چھ ہفتے تک کا وقف کیا جاتا ہے جن دنوں وقف کرنے والے کو فرصت ہو وہ ان کا تعین کر سکتا ہے۔ جتنے فاصلے تک جا سکتے ہوں اس کا بھی اندراج کیا جاتا ہے۔ اخراجات سفر اور کھانے کا انتظام واقفین کے اپنے ذمہ ہوتا ہے البتہ متعلقہ جماعت رہائش کے لئے جگہ کا انتظام کرتی ہے۔ دوستوں سے درخواست ہے کہ اس بابرکت تحریک کی طرف پوری پوری توجہ دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

غلبہ اسلام کے لئے مخلصانہ کوشش

سیدنا حضرت فضل عمر مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہر احمدی کے دل سے یہ آواز اٹھنی چاہیئے کہ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ۔ اے خدا تیری مدد کب آئے گی؟ .... اے خدا تو اپنی مدد بھیج تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں ہی وہ دن دیکھ لیں کہ اسلام دنیا میں غالب آجائے .... اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں مسجدیں بن جائیں اور اللہ اکبر کی آوازوں سے سارا یورپ اور امریکہ گونج اٹھے۔"

ہماری جماعت کے جملہ مخلصین کو چاہیئے کہ اس مبارک زمانہ کو قریب تر لانے کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی قربانیوں میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں کیونکہ متٰی نصر اللہ کی آواز دل سے اس وقت اٹھتی ہے جبکہ انسان اللہ کے حضور اپنی انتہائی قربانیاں پیش کر چکا ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی زندگیوں میں ہی اسلام کے غلبہ کے دن دکھائے آمین!

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

بار سے بچنے کا طریق

"اگر ہم چاہتے ہیں کہ قعرِ ذلت میں گرنے سے محفوظ رہیں تو اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ قرآن کریم کو حرزِ جان بنائیں۔ خود بھی اس کے نور سے منور ہوں اور اپنی نسلوں کو بھی اس نعمت سے حصہ دلانے میں غفلت نہ کریں۔"

ایک طریق اس نعمت سے متمتع ہونے کا یہ ہے کہ انصار اللہ کے سہ ماہی امتحانوں میں آپ پوری تیاری کے ساتھ شامل ہوں۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

(۲) ہماری مجلس کے ایک خادم مکرم محمد یعقوب صاحب بھنڈر کافی عرصہ سے ٹانگوں کی تکلیف کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ چلنے پھرنے سے تقریباً معذور ہیں۔

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین!

(عبد الرشید خاور قائد مجلس خدام الاحمدیہ ترگڑی
ضلع گوجرانوالہ)

کے لئے اپنی سرگرمیوں سے لوگوں کی توجہ کو کھینچے گا۔ نیز کہا کہ ہمیں امید ہے کہ مشن جہاں دیگر زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کر رہا ہے وہاں اس علاقہ کی معروف زبان IBO میں بھی ترجمہ شائع کرے گا تاکہ ہم لوگ بھی قرآن مجید کی تعلیم سے بہرہ ور ہوں۔

اس کے بعد اردگرد سے آئے ہوئے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا گیا اور پھر فیتہ کاٹ کر افتتاح کی تقریب عمل میں آئی۔ جس کے بعد معززین اور حاضرین نے جن کی تعداد ۳۰۰ سے زائد تھی مشن کی اندرونی عمارت اور کتب و رسائل کی نمائش کا جائزہ لیا۔

اس موقع پر حاضرین کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔ نیز بسکٹ اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔

فلم دکھانے کا پروگرام:

رات ۸ بجے کے قریب تمام مہمانوں کی خدمت میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اکنافِ عالم میں تبلیغ کے پروگرام پر جو عمل ہوا ہے اس کی فلم دکھائی گئی۔ یہ فلم تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔ حاضرین نے بہت اچھا اثر لیا۔

مہمانوں کا قیام و طعام:

خدا کے فضل سے مختلف مقامات سے آئے احمدی احباب جو کہ ۵۰ کے قریب تھے مشن کی عمارت میں ٹھہرائے گئے اس کے علاوہ ۱۵ کے قریب مہمانوں کے قیام و طعام کی ذمہ داری برادرم شکیل احمد صاحب منیر پرنسپل نیشنل گورنمنٹ گرلز کالج OWERRI نے قبول کی۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

۱۲ فروری کی صبح خاکسار نے احمدیہ مسجد OWERRI میں نماز تہجد پڑھائی جس میں تمام مہمانوں نے شرکت فرمائی اس موقع پر اجتماعی رنگ میں دعائیں کی گئیں کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کے پھیلنے کے لئے جلد سامان بہم پہنچائے۔ آمین!

(خبر نگار خالد مبلغ مقیم اوویری نائیجیریا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ بھاگ بھری صاحبہ بیوہ چوہدری فتح محمد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ 97/12-L ضلع ساہیوال مورخہ 25/4/69 کو ۱۱ بجے شب ۵ سال کی بیماری کے بعد اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئیں۔ والدہ مرحومہ ۱۸۹۷ء میں موضع رحیم پور ریاست کپورتھلہ میں پیدا ہوئیں۔ ۶ سال کی عمر میں والدہ وفات پا گئیں اور ۲۰ سال کی عمر میں والد کا بھی سایہ سر سے اٹھ گیا۔ ۱۹۰۸ء میں میرے والد صاحب سے شادی ہوئی بعد ۱۹۱۰ء میں ہی والد صاحب احمدیت میں شامل ہو گئے۔ بعض مخالفین نے والدہ صاحبہ سے کہا کہ یہ کافر ہو گیا ہے۔ مگر والدہ صاحبہ کا ایک ہی جواب تھا کہ جو کچھ ہونا تھا ہو گیا اب اس گھر میں آگئی ہوں تو مر کر ہی نکلوں گی۔ سو اس عہد کو پورا بھی نبھایا۔ مرحومہ نے ۱۹۱۸ء میں احمدیت قبول کی۔ مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ تھیں بیماری کے ایام میں لیٹے لیٹے یا بیٹھ کر یا اشارہ سے نماز ادا کرتی رہیں بہت دلیر خاتون تھیں کبھی کسی کا شکوہ نہیں کیا۔ اپنی اولاد کو ہمیشہ نماز اور قرآن مجید باقاعدگی سے پڑھنے کی تلقین کرتی رہیں۔ ۱/۱۰ حصہ کی موصیہ تھیں۔ انہوں نے اپنے پیچھے ۲ لڑکے خاکسار اور چوہدری عبد الرحیم صاحب ڈسپنسر ساہیوال ۴ لڑکیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

پاکپتن میں نماز جنازہ خاکسار نے پڑھایا۔ ربوہ میں نماز جنازہ استاذی المکرم حضرت مولوی عبد ... صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر بھی آپ نے ہی دعا کرائی۔ تدفین مورخہ ۲۷/۴/۶۹ بروز جمعہ ۱۰ بجے عمل میں آئی۔

(عبد الرحمٰن خریچہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پاک پتن)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے ماموں عبد الرحمان صاحب عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور آج کل یونائیٹڈ کرسچن ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ میرے والد صاحب محترم شوگر کے مریض ہیں ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے نیز میرے امتحان قریب ہیں میری کامیابی کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں۔

(عابدہ فوزیہ سحرین۔ مغلپورہ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصـــایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۰۰۳

میں خیراں بی بی بیوہ چوہدری حسین بخش صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۶۰ سال بیعت جون ۱۹۵۷ء ساکن دھاروو والی چک ۳۳ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۱۲-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر ۵۰۰/- روپے
۲۔ زیور سونا ڈنڈیاں ایک تولہ ۶۰۰/- روپے۔
۳۔ بھینس ایک راس مالیت ۱۸۰۰/- روپے
۴۔ اراضی ۲ ایکڑ مالیت ۲۰،۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰/- روپے سالانہ آمد بصورت زرعی زمین ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ خیراں بی بی
گواہ شد محمد اصغر ولد حسین بخش مرحوم چک ۳۳ دھاروو والی ضلع شیخوپورہ۔
گواہ شد محمد انور ولد حسین بخش مرحوم چک ۳۳ دھاروو والی ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۴۰۰۷

میں محمد بی بی زوجہ چوہدری فتح محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالیکے ناگرے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۱۲-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

حق مہر ۱۰۰۰/- بذمہ خاوند

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۵/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ محمد بی بی
گواہ شد نور احمد صدر جماعت احمدیہ کالیکے ناگرے ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد محمد صدیق ناصر سیکرٹری مال کالیکے ناگرے ضلع سیالکوٹ۔

مسل ۲۴۰۰۹

میں مبارک بی بی زوجہ نور محمد مرحوم قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال بیعت پیدائشی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۷۰/- روپے
۲۔ نقد ۵۰۰/- روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بعد ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ مبارک بی بی
گواہ شد صغیر احمد حبیبہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔
گواہ شد محمود احمد مکان ۲۲۳ پیر الہی بخش کالونی کراچی۔

مسل نمبر ۲۴۰۱۴

میں نسیم اختر بنت عبدالحق صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی ساکن الہی پارک مصری شاہ لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ ایک جوڑی طلائی بالیاں وزن چھ ماشہ مالیتی ۴۰۰/- روپے۔
۲۔ ایک عدد دستی گھڑی مالیتی ۱۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے ۱۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ نسیم اختر
گواہ شد فیض احمد ولد غلام نبی سیکرٹری مالی حلقہ مصری شاہ لاہور۔
گواہ شد عبدالحق والد موصیہ)

مسل نمبر ۲۴۰۲۱

میں مبارک بی بی بیوہ عطاء الرحمن مرحوم قوم راجپوت پیشہ فارغ عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار العلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۴۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ مبارک بی بی
گواہ شد سلطان احمد ... وصیت ۲۳۱۲۹ زعیم محلہ دار العلوم غربی ربوہ
گواہ شد غلام نبی ... ولد احسن محمد وصیت ۱۹۹۶۱ دار العلوم غربی۔

احباب ہوشیار رہیں

ایک شخص مسمی عبدالصمد نامی رنگ سانولا، قد درمیانہ، چہرہ گول معمولی داڑھی وہ اپنے آپ کو حافظ قرآن بھی کہتا ہے اپنا پتہ حافظ آباد کا ظاہر کرتا ہے۔ احباب جماعت سے پیسوں اور کپڑوں کا مطالبہ کرتا پھرتا ہے۔ احباب جماعت اس سے ہوشیار رہیں۔

(ناظر امور عامہ)

مغربی سماٹرا کے شہر پاڈانگ میں جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا کی مجلس شوریٰ کا انعقاد

مختلف علاقوں کی جماعتہائے احمدیہ کے ۲۲۴ نمائندگان نے مجلس شوریٰ میں شرکت کی

افتتاحی اجلاس میں صوبائی گورنر کے علاوہ حکومت کے اعلیٰ سول اور فوجی حکام کی شمولیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مرسلہ وکالتِ تبشیر)

شہر پاڈانگ مغربی سماٹرا میں ۱۰ سے ۱۳ شہادت / اپریل ۱۹۷۹ء تک جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا کی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی جس میں ۲۲۴ نمائندگان نے شرکت کی۔ مجلس مشاورت کے افتتاح کے موقع پر مکرم گورنر صاحب اور دیگر افسران بھی تشریف لائے تھے جنہوں نے مختصر تعریفی تقاریر کے ذریعہ جماعت کو اس کی اسلامی خدمات پر خراجِ تحسین پیش کیا۔

مجلس مشاورت کے ہال کے ساتھ قرآن مجید اور سلسلہ کے لٹریچر کی نمائش بھی منعقد کی گئی۔ وہاں بھی مکرم گورنر صاحب اور دوسرے افسران اور شہر کے سینکڑوں معززین نے تشریف لا کر نمائش ملاحظہ فرمائی۔ مجلس مشاورت کے آخری دن دو لیکچروں کا انتظام تھا۔ ایک لیکچر مکرم مرتولو صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے "توحیدِ الٰہی" کے موضوع پر اور دوسرا لیکچر مکرم صالح الشیبی صاحب نے "میں اسلام کیوں مانتا ہوں" کے موضوع پر دیا۔ ان دونوں لیکچروں میں تقریباً ایک ہزار افراد نے شرکت کرکے استفادہ کیا۔

آخر پر شہر کے میئر (Mayor) نے مختصر اور تعریفی لیکچر دیا۔ جماعت پاڈانگ نے دن رات ان تھک کوشش کرکے مہمانوں کی سہولت کا ہر قسم کا اعلیٰ انتظام کیا۔ خدا تعالیٰ ان کو بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرمائے۔

(ملخص از رپورٹ محمود احمد چیمہ صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا)

درخواستِ دعا

خاکسار عرصہ نو ماہ سے پھیپھڑوں کی خرابی کی وجہ سے مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی فضل عمر ہسپتال ربوہ کے زیر علاج ہے۔ پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں صحت و تندرستی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

میاں محمد یوسف ننگلی
سب انجنیئر تربیلہ ڈیم
حال دار النصر غربی ربوہ

محمود لائبریری دار الیمن ربوہ کی سالانہ تقریب

ربوہ ۲۹ را اپریل۔ آج یہاں بعد نماز عصر محمود لائبریری دار الیمن کی سالانہ تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی ناظر ضیافت مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے لائبریری کے انچارج مکرم شیخ رشید احمد صاحب کے اس جذبے کو سراہا جس کے تحت انہوں نے اپنے اکلوتے فرزند عزیز محمود احمد کی وفات پر صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہوئے جزع فزع کرنے کی بجائے اس کے نام پر لائبریری قائم کی۔ آپ نے کہا کہ مکرم شیخ رشید احمد صاحب نے جس ہمت سے یہ لائبریری قائم کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمت، شوق اور عزم جوان ہونا چاہیئے۔ ظاہری جوانی کوئی چیز نہیں۔ انہوں نے کہا کہ شیخ صاحب کی عمر ۷۰ سال سے اوپر ہے، صحت کمزور ہے مگر شوق بلند ہے۔ اس تقریب کا آغاز منیر ساقی نے تلاوت قرآن مجید سے کیا اور توصیف احمد نے نظم سنائی۔ مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب نے لائبریری کی سالانہ رپورٹ پیش کی جس کے مطابق لائبریری میں چھ سو کتب ہیں اور گزشتہ سال ۱۴۴۰ افراد نے اس سے استفادہ کیا۔

یہ لائبریری ایک کمرے اور ایک ریڈنگ روم پر مشتمل ہے جس کی تعمیر عطایا جات کے ذریعے مکرم شیخ رشید احمد صاحب نے کروائی ہے۔ تقریب کے آخر میں مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

اعلانِ نکاح

عزیزم حفیظ الرحمٰن انور حال ہمبرگ مغربی جرمنی کے نکاح کا اعلان مورخہ ۲۴ را اپریل ۱۹۷۹ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صوفی غلام محمد صاحب (ناظر بیت المال خرچ) نے حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ فرمایا۔ عزیز کا نکاح ہمراہ عزیزہ نجمہ عطا صاحبہ بنت مکرم چوہدری عطاء اللہ خان صاحب ساکن چک ۱۴۵ بھلولپور ضلع فیصل آباد پندرہ ہزار روپے مہر پر ہوا ہے۔ احباب کی خدمت میں اس کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(عبد الرحمٰن انور پنشنر محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ)

دفتر ایگزیکٹو انجنیئر پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ڈویژن سرگودھا

شارٹ ٹنڈر نوٹس

محکمہ پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ کے ان منظور شدہ ٹھیکیداروں / فرموں سے جنہوں نے اپنے نام کی تجدید کروا کے مطلوبہ این لسٹمنٹ / تجدیدی فیس برائے سال رواں زیر دستخطی کے دفتر واقع سرگودھا میں مندرجہ ذیل کاموں کے لئے جمع کروا دی ہے سر بمہر پرسنٹیج / آئٹم ریٹ ٹنڈر زیر دستخطی کو مطلوب ہیں۔ یہ ٹنڈر ۹-۵-۱۹۷۹ کو بارہ بجے دن ایسے ٹھیکیداروں / فرموں یا ان کے با اختیار نمائندوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو کہ اس موقع پر موجود رہنا چاہیں۔ ٹنڈر کی دستاویزات اس ڈویژن کے ڈویژنل ہیڈ کلرک سے ۸-۵-۱۹۷۹ کو دفتری اوقات میں قواعد کے مطابق مقررہ رقم ادا کرکے مل سکتی ہیں۔

زرِ ضمانت کی رقم ڈیپازٹ ایٹ کال کی شکل میں بنام ایگزیکٹو انجنیئر پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ڈویژن سرگودھا، کسی شیڈولڈ بنک میں جمع ہونی چاہیئے اور ٹنڈر کی دستاویزات کے ہمراہ آنا چاہیئے۔ اس کی عدم موجودگی کی صورت میں ٹنڈر قبول نہیں کئے جائیں گے۔

زیر دستخطی یہ حق محفوظ رکھتا ہے کہ وہ کسی بھی ٹنڈر یا تمام ٹنڈروں کو کوئی بھی وجہ بتائے بغیر مسترد کر دے۔

سیریل نمبر	کام کا نام	اندازاً لاگت	زرِ ضمانت	عرصہ
	واٹر سپلائی سکیم نوشہرہ ضلع سرگودھا کی توسیع			
۱	پمپنگ مشینری کی فراہمی اور تنصیب اور پمپنگ چیمبر کی تعمیر	۵۶,۰۰۰/- روپے	۵۱۱۲/- روپے	۸ ماہ
	دیہاتی واٹر سپلائی سکیم ڈھاڈر بکرومی ضلع سرگودھا			
۱	پمپنگ مشینری کی فراہمی اور تنصیب بمعہ پی سی سی چیمبر کی فراہمی اور تنصیب	۲,۰۲,۰۰۰/- روپے	۴۱۰۰/- روپے	۸ ماہ

دستخط
احمد علی ہرل ایگزیکٹو انجنیئر
پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ڈویژن سرگودھا

IPL-2271

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴